نہیں ہوئے ؟

اٹھو وگرنہ حشر نہیں ہوگا پھر کبھی
دوڑو زمانہ چال قیامت کی چل گیا

پاکستان نے اس وقت جس بحران سے دوچار ہے اس سے ہر محب وطن کا مضطرب ہونا لازمی ہے۔ اندرونی اور بیرونی طاقتیں وطنِ عزیز کو تباہ کرنے پر تلی ہوئی ہیں، اور آئے دن کی سازشوں نے اسے ناقابلِ تلافی نقصان پہنچایا ہے۔ ایسے عالم میں سب سے زیادہ ذمہ داری حکومت پر عائد ہوتی ہے کہ وہ ملک کو خطرات سے بچانے کے لیے ٹھوس اور مضبوط قدم اٹھائے اور ملکی سلامتی، اتحاد اور یکجہتی کے لیے جماعتی سیاست سے بالاتر ہو کر سوچے لیکن یہ بات بڑی ہی افسوسناک ہے کہ ایسے کڑے وقت میں بھی ہمارے حکمرانوں کو جماعتی سیاسیات نے اس طرح گھیر رکھا ہے کہ وہ اس سے بالاتر ہونے کے لیے آمادہ و تیار ہی نہیں۔

اس وقت تک انہوں نے جتنے اقدامات بھی کیے ہیں وہ ملک کے مفاد سے زیادہ اپنی پارٹی کے مفاد میں ہیں اور اس سلسلہ میں انہیں اس بات کی بھی پرواہ نہیں کہ اس سے بیرونی اور اندرونی سازشیوں کو پاکستان کے بدنام کرنے اور اسے ٹکڑے ٹکڑے کرنے میں اور مدد ملے گی اور وطن پھر اسی دوراہے پر جا کھڑا ہوگا جس پہ ۱۹۷۱ء کے وسط میں جا کھڑا ہوا تھا اور جس کے نتیجہ میں ابھی تک اس کے جسم سے خون رس رہا اور اس کا ایک حصہ اغیار کے قبضۂ ستم میں سسک رہا ہے۔

صوبۂ سرحد اور بلوچستان میں وہاں کی منتخبہ حکومتوں کی برطرفی میں ملکی مفاد سے زیادہ پیپلز پارٹی کے مفاد کا جذبہ کارفرما تھا اور اسی طرح محب وطن افراد کی اندھا دھند گرفتاریوں اور ان پر لاتعداد مقدمات کے قائم کرنے اور انہیں اذیتوں اور ذلتوں سے دوچار کرنے میں بھی صرف اپنے انتقامی جذبات کی تسکین ہی پوشیدہ ہے اس کے سوا اور کچھ نہیں،